(۳)

۲۷۔کورسیڈ روڈ برمنگھم ۲۹

۳۱ردسمبر۲۰۰۲ء

محبی ومکرمی، ہدیہ تسلیم ودعاہائے صحت وسلامتی قبول فرمایئے اور ساتھ میں سال نو کی تہنیت بھی۔آپ کا نیا مجموعہ حمد و نعت ایکل ملا۔اس نئی پیش کش پر دلی مبارکباد قبول فرمایئے۔مخلصانہ دعا ہے اور ساتھ ہی یقین بھی ہے کہ آپ کا یہ نذرانہ حضور سرکار دو عالم میں قبولیت کا فخر حاصل کرے گا۔

بھائی ایمان داری کی بات یہ ہے کہ آپ پر رشک آتا ہے کہ آپ دربار نبیؐ میں حضوری کی کوششوں میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں۔دوسری طرف خود اپنے پر تاسف ہوتا ہے کہ اس طرح کی کوشش نہ کر سکا۔اپنے قلم کو مدحت رسول کے لیے تا حال استعمال نہ کر سکا۔یہ بھی صرف عطائے شہہؐ دوجہاں ہے۔جب سے خود سے تحریک نہ ہو، خواہ مخواہ کے فیشن سے بات بنتی نہیں ہے۔آپ پر ہمارے آقائے نامدارؐ کا کرم خصوصی ہے کہ غرق محبت رسولؐ رہتے ہیں۔اب تو آپ سے درخواست ہے کہ دعا فرمایئے کہ اس ننگ اسلاف اور گنہگار کو اس آستانے پر دلی دردمندی کے ساتھ سلام پیش کرنے کی توفیق نصیب ہو۔

آپ نے میری چھوٹی موٹی رائے کو جو اہمیت دی ہے اور جس طرح اپنے نئے مجموعے کی زینت بنایا ہے۔اس کے لیے انتہائی شکرگزار ہوں۔صرف یہی دعا کر سکتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبؐ پاک کے طفیل آپ کے درجات دین ودنیا میں بلند فرمائے۔(آمین)

ہم لوگ تقریباً خانہ بدوش ہیں۔مہینے میں مشکل سے ہی ایک ہفتہ اپنے گھر پر چین سے بیٹھ پاتے ہیں۔چونکہ میں باقاعدہ ملازمت سے سبکدوش ہو چکا ہوں، اس لیے زیادہ تر وقت آس پاس کے شہروں اور ملکوں کی تفریح اور سیر پر ہی صرف ہوتا ہے۔اسے بھی رحمت خدا ہی تصور فرمایئے۔پہلے کبھی اس طرح فرصت کے شب وروز نصیب ہی نہ ہوئے۔

میری بیگم؎۲ کی طرف سے محل مبارک؎۲ میں تسلیمات۔خدا کرے کہ آنجناب معہ متعلقین بخیر ہوں۔

خیر طلب
قیصر تمکین

## ۸۔گیان چند جین (پروفیسر)

گیان چند جین اردو کے نامور محقق ونقاد، صف اول کے مصنف اور ماہر لسانیات تھے۔وہ ۱۹رستمبر۱۹۲۳ء کو سیوہار ضلع بجنور اتر پردیش میں لالہ بحال سنگھ کے گھر پیدا ہوئے۔جین صاحب کے بڑے بھائی پرکاش مونس بھی اردو کے ادیب تھے۔ڈاکٹر گیان چند نے الٰہ آباد یونی ورسٹی سے بی۔اے، ایم۔اے اور ڈی۔فل کی اسناد علی الترتیب ۱۹۴۳، ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۸ء میں حاصل کیں۔ڈی۔فل کا موضوع ''اردو کی نثری داستانیں'' تھا۔نیز انھوں نے آگرہ یونیورسٹی سے ''اردو مثنوی شمالی ہند میں'' کے موضوع پر مقالہ لکھ کر ڈی۔لٹ کی ڈگری حاصل کی۔

گیان چند صاحب نے ۱۹۵۰ء میں حمیدیہ کالج بھوپال میں لکچرر کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا تھا اور پھر اس کے بعد جموں یونیورسٹی اور الٰہ آباد یونیورسٹی میں ایک عرصے تک پروفیسر اور صدر شعبہ رہے۔بعد ازاں ۲۶رمارچ ۱۹۷۹ء کو مرکزی

جامعہ حیدرآباد میں پروفیسر مقرر ہوئے اور اس جامعہ سے ۱۹۸۹ء میں وظیفہ یاب ہوئے۔ گیان چند جین کثیر التصانیف محقق و ماہر لسانیات اور شاعر تھے۔ ان کی اب تک دو درجن کے قریب کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ چند اہم کتابیں یہ ہیں۔

اردو کی نثری داستانیں، اردو مثنوی شمالی ہند میں، پرکھ اور پہچان، کھوج، تحقیق کا فن، عام لسانیات، حقائق، تاریخ ادب اردو ۱۷۰۰ء تک (شراکتی کتاب)، اردو کی ادبی تاریخیں۔ کچے بول۔

اپنی زندگی کے آخری دور میں انھوں نے ''ایک بھاشا دو لکھاوٹ دو ادب'' جیسی نزاعی کتاب لکھی جسے ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤز دہلی نے ۲۰۰۶ء میں شائع کیا تھا۔ اس کتاب پر نہ صرف اعتراضات کیے گئے بلکہ اس کی مخالفت میں نہایت معقول اور مدلل ایک سے زائد کتابیں شائع ہوئیں۔

مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد پاکستان کی جانب سے ''ڈاکٹر گیان چند جین'' کی کتابیات مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید و خاور جمیل ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی ہے۔

ڈاکٹر گیان چند جین ۱۹۹۷ء میں گرین کارڈ لے کر کیلی فورنیا (امریکہ) چلے گیے تھے اور وہیں ان کی وفات ہوگئی۔

گیان چند صاحب سے راقم کی مراسلت کا سلسلہ تقریباً پندرہ سولہ سال کے عرصے پر محیط ہے۔ ان کا پہلا خط مجھے ۱۸/۱۰/اکتوبر ۸۷ء کو ملا تھا۔ آخری خط ۱۲/ جولائی ۱۹۹۷ء کو ان کے امریکہ جانے سے ایک سال قبل ملا تھا۔ احقر نے انھیں امریکہ کے پتے پر بھی ایک تفصیلی خط لکھا تھا جس میں، ''تاریخ ادب اردو ۱۷۰۰ء تک'' کے دونوں مرتبین کی فروگذاشتوں کی نشاندہی کی تھی۔ اس خط کا جواب دینا غالباً انھوں نے غیر ضروری سمجھا۔

(۱)

۱۸/۱۰/اکتوبر ۸۷ء

شعبۂ اُردو، سنٹرل یونیورسٹی، حیدرآباد۔500134

آداب عرض

آپ کی دو کتابیں ''دکنی غزل'' اور ''دکن کی تین مثنویاں'' مجھے مل چکی ہیں۔ آپ کی اس عنایت کے لئے تہہ دل سے مشکور ہوں۔ دکنی غزل آپ کا عالمانہ کارنامہ ہے۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ مسلسل کام کیے جارہے ہیں۔ ''دکن کی تین مثنویاں'' میں مزید تحقیق کیجئے کہ کیا ہاشمی مادر زاد نابینا تھا۔ اس کی ریختی کی شاعری دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ بعد میں نابینا ہوا ہوگا۔ مخطوطے میں ٹ ڈ ڑ کے لئے نیچے تین نقطے لگانا عجیب ہے۔

امید ہے آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔

مخلص

گیان چند

(۲)

A15 سنٹرل یونیورسٹی، حیدرآباد

۱۷/اکتوبر ۱۹۸۹ء

محبی تسلیم! دو تین دن پہلے مجھے آپ کا مجموعہ مضامین ''دکنی شاعری۔ تحقیق وتنقید'' ملا۔ اس عنایت کے لیے تہہ دل سے مشکور ہوں۔ میں اس سے پیشتر، آپ کی کتاب ''دکنی اور دکنیات'' کی داد دینے کے لئے خط لکھنا چاہتا تھا، اس دوران میں ''دکنی شاعری'' بھی آگئی۔ دکنی کے جواں سال محققوں میں آپ سرفہرست ہیں۔ دکنی غزل پر آپ کا کام بے نظیر ہے۔ ''دکنی اور دکنیات'' ہر وقت میری میز پر رکھی رہتی ہے کہ میں اسے حوالے کی کتاب کے طور پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں دو سال کے لیے ایمرٹس فیلو (Emiratas Fellow) مقرر ہوا ہوں موضوع ہے ''اردو تحقیق کی تاریخ'' تین جلدوں میں پورا کرنا چاہتا ہوں لیکن امید نہیں کہ زندگی اس قدر وفا کرے گی۔ ایک جلد بھی لکھ لوں تو بسا غنیمت ہے۔ پہلی جلد ہی اہم ترین ہوگی۔ تحقیق کی اس تاریخ کے سلسلے میں آپ کی بیش بہا کتاب ''دکنی ودکنیات'' سے استفادہ کرتا ہوں۔ ''دکنی شاعری'' کا باب ''دکنی ادب پر تحقیقی کام'' میرے لیے سب سے زیادہ مفید مطلب ہے۔

میں نے جو اپنے ایک مضمون میں لکھ دیا ہے کہ سید محمد مرحوم نے محمد علی عاجز کی مثنوی ''قصہ ملکہ مصر'' کی تدوین کی۔ وہ بالیقین غلط ہے۔ مجھے اپنا ماخذ نہیں مل رہا۔ کہیں سے دیکھ کر لکھا ہوگا۔ ۱

دیگر مضامین بھی اچھے ہیں۔ فرہنگ مفید ہے۔ امریکہ میں آپ کی بیماری کے بارے میں سن کر تشویش رہی۔ امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

مخلص

گیان چند

(۳)

12/642 اندرانگر۔ لکھنو۔ 226016

۱۳/جولائی ۱۹۹۰ء شام

محبی تسلیم

آپ کا کرم نامہ مورخہ ۶/جون تقریباً ایک ہفتے پہلے ملا، معلوم نہیں کیوں۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ میں نے جواب نہیں دیا۔ ''پرکھ اور پہچان'' اور ''کھوج'' کی ہیئت ظاہری کو پسند کرنے کا شکریہ۔

''تحقیق کا فن'' کب سے پریس میں پڑی ہے۔ دیکھیے کب شائع ہوتی ہے۔ میں اسے اپنی اب تک کی کتابوں میں بہترین سمجھتا ہوں۔ میں نقاد نہیں ہوں۔ جدید شعری مجموعوں پر تنقید کرتے وقت میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لکھوں اور کیوں کر لکھوں۔ بہر حال کچھ لکھ دیا ہے۔ امید ہے آپ کو ناپسند نہیں آئے گا۔ میں آپ کا بڑا قدر دان ہوں اور سیدہ جعفر وغیرہ کے بعد کی نسل میں آپ کو دکنیات کا بہترین محقق مانتا ہوں۔

آپ کی طبیعت اور بیماری کے بارے میں کبھی تفصیلی علم نہ ہو سکا کہ کیا ہے۔ سنا تھا آپ کے پاؤں کو کوئی مرض لاحق ہے۔ امید ہے اب بخیر ہوں گے۔

میرا مکان زیادہ سے زیادہ ایک مہینے میں مکمل ہو جائے گا۔ تب میرا ڈاک کا پتا ہوگا 9/25 اندرا نگر، لکھنو۔ 226016 حیدرآباد کی یاد آتی ہے اور اس میں آپ جیسے حیدرآبادیوں کی بطور خاص۔

مخلص

گیان چند

(۴)

9/25 اندرانگر، لکھنو 226016

۲۵ر مارچ ۱۹۹۱ء

محبی تسلیم

حرف نم دیدہ ملی، مکتوب ملا۔ تہہ دل سے مشکور ہوں۔ یہ اچھا ہوا کہ ''تحقیق کا فن'' آپ کی نظر سے گزر گئی۔ میں نے ایک مضمون لکھا تھا ''ہندوستان میں اردو تحقیق ۱۹۴۷ء تا ۱۹۸۷ء'' یہ اردو کراچی میں چھپا۔ شاید اردو ادب میں بھی چھپا۔ یہ میری کتاب کھوج میں شامل ہے۔ اس میں ص ۲۱۶ پر آپ کا دکنی اور دکنیات کے حوالے سے ذکر ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں نے کسی مضمون میں آپ کی کتاب دکنی غزل کا ذکر کیا ہے۔ یاد نہیں آتا۔ حوالہ مل جائے گا تو لکھوں گا۔

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

مخلص

گیان چند

(۵)

9/25 اندرانگر، لکھنو۔226016

۲۱ر جون ۹۱ء

محبی تسلیم

آپ کا ۱۰ر جون کا خط چند روز پہلے ملا تھا۔ مصروفیت کے سبب جواب میں دیر ہوئی۔

مقتدرہ سے ابھی میری کتابیات شائع نہیں ہوئی۔ اس میں محض کتابوں اور مضامین کے نام ہیں۔ کل ۲۷ صفحے ہوں گے۔

''مقدمے اور تبصرے'' انجمن ترقی اردو ہند سے شائع ہوئی۔ دو سو صفحوں سے کم کی کتاب ہے۔ اس کا مسودہ کئی سال پہلے دیا تھا اس لیے ''حرف نم دیدہ'' پر مختصر تبصرہ اس میں شامل نہیں ہو سکتا تھا۔ آئندہ کوئی مجموعہ مضامین شائع کرنے کا ارادہ نہیں ہے، اس لیے یہ مضمون کسی مجموعے میں شامل نہ ہوگا۔

''تاریخ ادب اردو'' کو چھپنے میں برسوں لگیں گے۔!

گجرات میں اردو شاعری ۱۶۰۰ء تک' کا باب میں نے لکھا ہے۔ ''گجرات میں اردو شاعری سترہویں صدی میں'' سیدہ جعفر نے لکھا ہے۔ امین کا ذکر اسی باب میں رہا ہوگا۔ حیدرآباد یونیورسٹی کی پروفیسر شپ کے سلیکشن میں فہمیدہ بیگم، سیدہ جعفر کی حریف تھیں۔ وہ سیدہ کی لکھی تاریخ کی اشاعت میں دیر لگا سکتی ہیں۔

آپ نے ''تحقیق کا فن''، ''کھوج'' اور ''پرکھ اور پہچان'' کی خرید پر بہت رقم صرف کی۔ آپ کی صحت کے بارے میں تشویش رہتی ہے۔ خدا آپ کے پاؤں کو مضبوط کرے۔

مخلص

گیان چند

(۶)

مکان ۲۵، سیکٹر ۹، اندرا نگر، لکھنو 226016

۳۰؍اکتوبر ۹۱ء شام

محبی تسلیم

میں دو ماہ کے لیے ذاتی سفر پر امریکہ گیا تھا۔ واپسی میں تین دن جاپان اور ایک دن سنگاپور ٹھہرا۔ ٹوکیو میں شعبۂ اردو کے جاپانی اساتذہ نے غیر معمولی مدارات کی۔ تین چار دن قبل لکھنو واپس آیا ہوں۔ ڈاک کے ڈھیر میں آپ کا کرم نامہ بھی ملا۔ آپ کو کتابیات تحقیق پسند آئی اس کے لیے شکریہ، ظاہر ہے کہ یہ فہرست جامع نہیں ہوسکتی، بہت سے موضوعات چھوٹ جائیں گے، بالخصوص تنقیدی موضوعات کو میں نے شامل نہیں کیا۔ آپ کے مندرجہ دونوں موضوعات تنقیدی ہیں جنھیں ''شاید تحقیق کی تاریخ میں جگہ نہ دی جاسکے۔ مضمون کتابیات تحقیق رسالہ اکادمی لکھنو جولائی تا اکتوبر ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا ہے۔

میں آپ کو تحقیق کے موضوعات کیا لکھوں۔ اب اس منزل سے دور ہوگیا ہوں۔ ذہن نہیں چلتا۔ اب تحقیق کی تاریخ کے سلسلے میں ایک موضوع اپنا لیا ہے۔ ''اردو کی تواریخ ادب کا تحقیقی جائزہ'' اسی پر کام کر رہا ہوں۔

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

مخلص گیان چند

(۷)

9/25 اندرا نگر، لکھنو۔226016

۱۸؍جون ۱۹۹۲ء

محبی تسلیم

آپ کا ۶؍جون کا کرم نامہ دو تین دن پہلے ملا۔ میں علیم صبا نویدی صاحب کی کتب پر بارہا لکھ چکا ہوں۔ مزید نہ لکھوں گا۔ آخر اس طرح زبردستی خراج تحسین وصول کرنا کہاں تک مناسب ہے؟ فرمائشی تنقید (تحسین) کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ میں اپنے تصنیف کے کاموں میں خلل ڈال کر نہیں لکھ سکتا۔ یوں بھی میں جدید ادب کا نقاد نہیں۔

اثر خامہ وہ دو بار بھیج چکے ہیں۔

امید ہے آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔

مخلص گیان چند

(۸)

226016-19/25اندرانگر،لکھنو

۲۸/جون۱۹۹۲ء

محبی تسلیم

آپ کا۲۲/جون کا کرم نامہ پرسوں ملا۔شکریہ۔میں اس سے پہلے آپ کو لکھ چکا ہوں کہ علیم صبا نویدی صاحب کی کتاب کے بارے میں نہ لکھ سکوں گا۔حیرت ہے کہ کوئی صاحب میرے شعری مجموعے ''کچے بول'' پر لکھیں گے۔ میں تو اسے تقریباً کسی کے سامنے نہیں لاتا۔اس قابل ہی نہیں۔

میں آج کل اردو کی ادبی تاریخوں کے جائزے پر ایک کتاب لکھ رہا ہوں۔

امید ہے آپ کی صحت ٹھیک ہوگی۔

مخلص گیان چند

(۹)

226016-19/25اندرانگر،لکھنو

۶/اگست۱۹۹۲ء

محبی تسلیم

میں ۴/اگست کو حیدرآباد اور بھوپال کی سیاحت سے واپس آیا۔آپ جلسوں میں نہ آسکے تو کوئی مضائقہ نہیں۔آپ کی بیماری کا مجھے اندازہ ہے۔آپ سے نہ ملنے کی کمی محسوس ہوتی رہی۔

پاکستان،مقتدرہ سے میری کتابیات کا پمفلٹ گزشتہ ماہ شائع ہوگیا تھا۔

مخلص گیان چند

(۱۰)

226016-19/25اندرانگر،لکھنو

۸/نومبر۱۹۹۲ء اتوار

محبی تسلیم

میرا خیال ہے کہ مجھے آپ کے مضامین کا پارسل ۵ یا ۶ نومبر کو ملا۔ساتھ میں ۲۸/اکتوبر کا کرم نامہ بھی۔پیش لفظ بھیج رہا ہوں۔یہ آپ کا کرم ہے کہ مضامین کو میرے پاس رہنے دیا۔معلوم نہیں مجموعے میں اتنے ہی مضامین ہیں یا مزید کچھ ہیں؟

اپنی صحت کے بارے میں لکھیے۔میں نے سنا تھا کہ آپ کے پاؤں میں کچھ تکلیف تھی جس کا آپ نے امریکہ میں علاج کرایا تھا۔اب کیا حال ہے۔اس خط کی رسید ایک پوسٹ کارڈ سے دے دیجیے۔

اگر دلیپ بادل کا پتا آپ کے پاس ہو تو مجھے لکھیے۔میری تجویز ہے کہ اب آپ اپنی کتابوں پر کسی سے مقدمہ نہ لکھائیے۔دوسروں کے مقدمے کی غرض مصنف کا تعارف یا تعریف کرانا ہوتا ہے۔اب آپ established قلم کار ہیں،آپ

کو دوسروں کے لفظی سہارے کی ضرورت نہیں۔ میں نے تو اصولاً اپنی کسی کتاب پر (بالکل ابتدا سے اب تک) کسی سے پیش لفظ نہیں لکھوایا۔ اس سال ایک گیا گزرا شعری مجموعہ شائع کیا تو اس پر بھی نہیں لکھایا۔

امید کرتا ہوں کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔ مخلص

گیان چند

(۱۱)

9/25 اندرا نگر، لکھنو۔226016

۲۰ر نومبر ۱۹۹۲ء

مجی تسلیم

آپ کے بھیجے ہوئے مضامین پرسوں ملے۔ پیش لفظ میں اضافہ کر کے واپس کر رہا ہوں۔ میرے پاس اس کی نقل نہیں۔ آپ کو ملے تو ایک پوسٹ کارڈ سے اس کی رسید دیجیے۔ میں نے ڈھائی صفحے نئے لکھے ہیں، اس کے آگے آپ کا لوٹایا ہوا پیش لفظ شامل کیا جائے گا لیکن اس کا محض دوسرا صفحہ جس کا نمبر اب ۴ ہو گیا ہے۔ اس میں دو چار الفاظ بدل دیے گئے ہیں۔ اپنے اصل کاغذ میں اس کے مطابق بنا لیجیے۔

قطب شاہی غزلوں کے مضمون میں ''سب رس'' فروری ۹۷ء کے متن میں ص ۱۳ پر عبداللہ کی غزلوں کی تعداد ۱۷ چھپی ہے۔ آپ کی کتاب دیکھی تو اس سے معلوم ہوا کہ ۹۷ ہے۔

آپ فدویوں میں مکندلال فدوی کا اضافہ کر لیں جس سے سودا صاحب کا معرکہ ہوا تھا۔ خلیق انجم کی کتاب 'سودا' میں اس کا ذکر ہے تو اس کا نام نہیں دیا۔

آپ کے پاؤں کی تکلیف کی تفصیل سن کر قلق ہوا۔ پھر بھی امید کرتا ہوں کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔

مخلص

گیان چند

(۱۲)

9/25 اندرا نگر، لکھنو۔226016

۴ر ستمبر ۱۹۹۲ء

مجی تسلیم

۲۵ر اگست کرم نامہ پرسوں ملا۔ شکریہ۔ مجھے ''تحقیقی نقوش'' مل گئی تھی اور میں نے اس کی رسید بھیج دی تھی۔ کہیں ڈاک میں تلف ہو گئی ہوگی۔ کتاب کے لئے مشکور ہوں۔ آپ نے اپنے کارڈ میں اپنا پتا نہیں لکھا۔ اصولاً لکھنا چاہئے۔ اب میں ''تحقیقی نقوش'' میں سے نقل کرتا ہوں۔

میں آج دہلی جا رہا ہوں۔ وہاں چند روز رہ کر امریکہ جاؤں گا اور نومبر کے وسط میں واپس آؤں گا۔ اہلیہ ساتھ جا رہی ہیں۔

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ مخلص

گیان چند

(۱۳)

9/25 اندرانگر، لکھنو۔226016

۱۷رستمبر ۱۹۹۲ء

محبی تسلیم

آپ کا ۱۱رستمبر کا کرم نامہ کل ملا۔ یاد آوری کے لیے ممنون ہوں۔ آپ کی مسلسل بیماری کی خبر سن کر مغموم ہوا۔ آپ جیسے عالم کو اتنے امراض سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے اور وہ بھی اس کم عمری میں۔ ۱۹۹۰ء میں میری ۔۶ کتابیں شائع ہوئیں۔ تین کے نام آپ نے لکھے ہیں۔ مزید تین یہ ہیں۔

(۱) تحقیق کا فن، یوپی اردو اکادمی (۲) اردو کا اپنا عروض، انجمن ترقی اردو ہند (۳) ادبی اصناف۔ گجرات اردو اکادمی گاندھی نگر نزد احمد آباد۔ ۱۹۹۱ء میں میرا مجموعہ کلام کچے بول، شائع ہوا جو میں نے یوپی اردو اکادمی کی مالی امداد سے شائع کیا۔

سیدہ جعفر اور میری مشترکہ تاریخ ادب اردو جلد اول کی کتابت کبھی کی مکمل ہوگئی ہے لیکن معلوم نہیں طباعت میں کیا دیر ہے۔ یہ کتاب ترقی اردو بیورو شائع کرے گا۔

میں نے تحقیق کی تاریخ لکھنے کا منصوبہ ترک کردیا ہے۔ اس کے بجائے اس کے ایک جزو کے طور پر اردو کی ادبی تاریخوں کے جائزے پر کتاب لکھی ہے۔ تقریباً مکمل ہوگئی ہے۔ کوئی ۶۰۰ صفحوں کی ہونی چاہئے۔ اس کے علاوہ غالب اکیڈیمی دہلی نے مالک رام پر ایک سالانہ خطبہ دینے کے لئے مدعو کیا ہے۔ ۱۵راکتوبر کو دوں گا۔ عنوان ''غالب شناس مالک رام''۔ یہ کتابچہ کوئی ۱۵۰ صفحوں کا ہوگا۔ یہ مکمل کر کے اشاعت کے لئے تیار کرلیا ہے۔

معلوم نہیں آپ کو میری تصانیف کی موجودہ صورت حال جاننے کی ضرورت کیوں پڑی۔ انجمن ترقی اُردو پاکستان میں یکم اکتوبر کو بابائے اردو پر لیکچر دینا تھا۔ مجھے اور اہلیہ کو ویزا مل گیا تھا۔ ہوائی جہاز کے ٹکٹ خرید لیے تھے کہ ۱۲رستمبر کو انجمن کے پاس سے تار ملا کہ ناگزیر حالات کی وجہ سے لیکچر موقوف۔

مخلص گیان چند

(۱۴)

9/25 اندرانگر، لکھنو۔226016

۶راکتوبر ۱۹۹۵ء

محبی تسلیم

آپ کا کارڈ کئی دن پہلے ملا تھا۔ آپ نے اس کے آخر میں اپنا نام نہیں لکھا تھا لیکن آپ کے پتے سے میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ آپ کا خط ہے۔ ادھر ۱۵ دن تک میرے گھر میں پتائی اور روغن وغیرہ کا کام ہوا۔ بڑا ہفت خوان تھا۔ ظاہر ہے ان دنوں لکھنا پڑھنا ممکن نہیں تھا۔

تاریخ ادب کا میرے ہاتھ کا مسودہ تو ترقی اردو بیورو کے پاس ہے۔ حیدر آباد میں اس کا فوٹو عکس بنوایا تھا۔ وہ بہت دھندلا تھا۔ کل اسی کا عکس نکلوایا اور کئی گھنٹے کی محنت سے مبہم الفاظ کو ابھارا۔ مجھے امید ہے کہ آپ اسے پڑھ سکیں گے۔ کہیں کسی

اقتباس کے الفاظ واضح نہ ہوں تو اصل حوالہ دیکھ لیجیے۔ حوالوں کے بارے میں میرا رویہ یہ ہے کہ انھیں متن میں نہیں تو متعلقہ صفحے کے نیچے فٹ نوٹ کے طور پر درج کردیا جائے۔ اگر مضمون کے آخر میں لکھوائیں گے تو قاری کو بہت دقت ہوگی اور وہ پڑھنے کی زحمت بھی نہیں کرے گا چونکہ مضمون سادہ ڈاک سے بھیج رہا ہوں اس لیے اس پر ایک نظر ڈال کر ایک پوسٹ کارڈ پر اس کی رسید سے مطلع کردیجیے۔

امید ہے آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔

مخلص گیان چند

(۱۵)

9/25اندرا نگر، لکھنو۔226016

۳/ستمبر ۱۹۹۵ء

محبی تسلیم

آپ کا ۲۶/اگست کا کرم نامہ کل ملا۔ شکریہ۔ بیورو کی تاریخ ادب ابھی تک نہیں چھپی۔ معلوم نہیں کب چھپے گی۔ اسی کی ایک نقل پیش کروں گا۔

معلوم نہیں بیجاپور سے آپ کی کیا مراد ہے۔ اگر پورا کرناٹک ہے تو گلبرگ بھی اس میں آجاتا ہے اور اس میں خواجہ بندہ نواز، میراں جی شمس العشاق اور شاہ جانم کے نثری رسائل پر تفصیل سے لکھا ہے۔ میرا طویل اور بہت اہم مضمون ''میراں جی شمس العشاق اور ان کی نثری تصانیف'' نوائے ادب بابت اکتوبر ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا۔ آپ کو حیدر آباد میں یہ شمارہ ضرور مل سکتا ہے۔ اس میں سے اس مضمون کو ڈائجسٹ کرلیجیے، ورنہ میں بندہ نواز یا جانم پر اپنے مضمون کی نقل کرکے بھیجوں۔ میرے پاس ان کی زیراکس نقل اتنی صاف نہیں کہ اس کا مزید فوٹو کراسکوں، ہاتھ سے از سر نو لکھنا پڑے گا۔ بہر حال آپ میری تحریر سراپا تقصیر کو شامل کرلیں تو مشکور رہوں گا۔

امید ہے آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔ ادھر میری کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔
دو اور کتابیں زیر طبع ہیں۔

اردو کی ادبی تاریخیں، اس میں ادبی تاریخوں کا جائزہ لیا ہے۔ یو پی اردو اکادمی اور انجمن ترقی اردو پاکستان شائع کررہی ہیں۔ چھپ کر تقریباً ایک ہزار صفحے ہوں گے۔ غالب شناس مالک رام (غالب اکیڈمی دہلی) تقریباً ۱۴۰ صفحے۔

مخلص گیان چند

(۱۶)

9/25اندرا نگر، لکھنو۔226016

۱۲/جولائی ۱۹۹۷ء

محبی تسلیم

کل ''نوادرات تحقیق'' ملی۔ اس لطف خاص کے لیے تہہ دل سے ممنون ہوں۔ آپ نے نام اچھا رکھا ہے۔ دکنی